20141

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں (سوات) ایک جدید قسم کا موزہ، جس کو چائنہ موزہ کہا جاتا ہے، رائج ہوا ہے، اس کا کیا حکم ہے، آیا اس پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ موزہ سوال کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۳/۲۰۵۰
مورخہ

مستفتی:

مولوی رضا خان صاحب فاضل جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

(مٹہ ضلع سوات) 03452676259

(جواب منسلکہ ورقہ پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال کے ساتھ موزے کا جو نمونہ بھیجا گیا ہے، ہم نے اس کا مشاہدہ کیا، ہمارے مشاہدے کے مطابق اس میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں، جو حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے "جوربین ثخینین" کے متعلق بیان فرمائے ہیں، اور وہ اوصاف مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...ان میں پانی نہ چھنے یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔

(۲)...وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر خود قائم رہ سکے، یہ کھڑا رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو۔ ہم نے نمونے کے موزے کو پاؤں کی ہیئت پر گول کر کے کھڑا کیا، تو وہ کھڑا ہو گیا۔

(۳)...جو تا پہنے بغیر تین میل چلنے سے وہ پھٹنے والی نہ ہوں۔

یہ تینوں اوصاف اس موزے میں موجود ہیں، لہٰذا مسلکہ موزے پر مسح کرنا جائز ہے۔

لما فی الدر المختار(۱/ ۲۶۹)

(أو جوربيه) ولو من غزل أو شعر (الثخينين) بحيث يمشي فرسخا ويثبت على الساق ولا يرى ما تحته ولا يشف إلا أن ينفذ إلى الخف قدر الغرض.

(قوله ولو من غزل أو شعر) دخل فيه الجوخ كما حققه في شرح المنية. وقال: وخرج عنه ما كان من كرباس بالكسر: وهو الثوب من القطن الأبيض؛ ويلحق بالكرباس كل ما كان من نوع الخيط كالكتان والإبريسم ونحوهما. وتوقف ح في وجه عدم جواز المسح عليه إذا وجد فيه الشروط الأربعة التي ذكرها الشارح.وأقول: الظاهر أنه إذا وجدت فيه الشروط يجوز، وأنهم أخرجوه لعدم تأتي الشروط فيه غالبا، يدل عليه ما في كافي النسفي حيث علل جواز المسح على الجورب من كرباس بأنه لا يمكن تتابع المشي عليه، فإنه يفيد أنه لو أمكن جاز، ويدل عليه أيضا ما في ط عن الخانية أن كل ما كان في معنى الخف في إدمان المشي عليه وقطع السفر به ولو من لبد رومي يجوز المسح عليه. اهـ

وفی الفتاوی الهندیة(۱/۳۲)

الفصل الاول فی الامور التی لابد منها فی جواز المسح منها ان یکون الخف مما یمکن قطع السفر به وتتابع المشی.علیه ویستر الکعبین وستر مافوقهما لیس بشرط هکذا فی المحیط.

وفى البناية شرح الهداية (١/ ٤٠٨)

والمسح على الجوربين في ثلاثة أوجه: في وجه يجوز بالاتفاق، وهو ما إذا كانا ثخينين منعلين. **وفي وجه: لا يجوز بالاتفاق، وهو أن لا يكونا ثخينين ولا منعلين.**

وفى مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (١/ ٥٠)

وفي الخلاصة وإن كان الجورب من مرعزي أو صوف لا يجوز المسح عليه عندهم وإن كان من غزل وهو رقيق لا يجوز وإن كان ثخينا مستمسكا، ويستر الكعبين سترا لا يبدو للناظر على هذا الخلاف،

وفى المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة – (١ / ٢١٢)

وأما المسح على الجوارب، فلا يخلو: إما إن كان الجوارب رقيقاً غير منعل، وفي هذا الوجه لا يجوز المسح بلا خلاف، وأما إذا كان ثخيناً منعلاً، وفي هذا الوجه يجوز المسح بلا خلاف، لأنه يمكن قطع السفر وتتابع المشي عليه فكان بمعنى الخف، والمراد من الثخين: إن كان يستمسك على الساق من غير أن يشده بشيء، ولا يسقط..... والله سبحانه وتعالى اعلم

دار الافتاء
فتوى نمبر ٩٣/٢٠٥٠
مورخہ ٦ جمادی الاخری ١٤٤٠ھ
مطابق ٢ مارچ ٢٠١٩ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
٦/٦/١٤٤٠ھ

مفتی

العبد
جمال احمد
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
٦/٦/١٤٤٠ھ
12-03-2019

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
٦/٦/١٤٤٠ھ
12-03-2019

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفا اللہ عنہ
٦/٦/١٤٤٠ھ

مفتی

الجواب صحیح
٨/٦/١٤٤٠ھ

الجواب صحیح
٦/٦/١٤٤٠ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ غفرلہ
١٠-٦-٢٠١٩ء

الجواب صحیح
مفتی عبدالمنان غفرلہ
٦/٦/١٤٤٠ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح
بندہ محمود الحسن عفی عنہ
٦/٦/١٤٤٠ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر غفرلہ
٦/٦/١٤٤٠ھ

الجواب صحیح
عبدالمتین
٦/٦/١٤٤٠ھ